رسول اللہ ﷺ کی آٹھ (۸) شفاعتیں

فضیلۃ الشیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ

ترجمہ

شیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہم نوٹ

کتاب ھذا ایک آن لائن کتاب ہے جو ویب سائٹ منہج السلف ڈاٹ کام کے لئے شائع کی گئی ہے۔ اس کتاب کو خصوصی طور پر انٹرنیٹ پر رکھنے کے لئے مرتب کیا گیا تاکہ اس کی باآسانی نشر و اشاعت ہو سکے۔ فی الوقت ہمارے علم کے مطابق اس سے پہلے یہ کمپیوٹر کمپوزنگ کہیں اور موجود نہیں۔ چونکہ اس کتاب کو مفت آن لائن تقسیم کے لئے جاری کیا جا رہا ہے لہذا اس کی ذاتی یا تبلیغی مقاصد کے لئے پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذریعہ سے محض اس کے مندرجات نشر کرنے کی اجازت مرحمت کی جاتی ہے لیکن اسے منافع کمانے کے لئے چھاپنے (پبلش) کرنے کی اجازت نہیں الا یہ کہ اصل پبلیشرز سے پیشگی اجازت طلب کی جائے اور اس کی اجازت دے دی جائے۔

نام کتاب	:	رسول اللہ ﷺ کی آٹھ (۸) شفاعتیں
مؤلف	:	فضیلۃ الشیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ
ترجمہ	:	شیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ
تبویب	:	طارق علی بروہی
صفحات	:	۱۰
ناشر	:	منہج السلف ڈاٹ کام

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شفاعتِ نبوی ﷺ کے متعلق عقیدۂ اہل سنت والجماعت

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ اپنی کتاب "عقیدہ واسطیہ" کی شرح میں باب: (سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلوانے والے اور سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے کا بیان اور نبی اکرم ﷺ کی شفاعتوں کا تذکرہ) کے تحت فرماتے ہیں:

جنت کا دروازہ سب سے پہلے محمد رسول اللہ ﷺ کھلوائیں گے، اور جنت میں سب سے پہلے امت محمدیہ داخل ہوگی، رسول اللہ ﷺ کو قیامت میں تین شفاعتیں حاصل ہوں گی۔

پہلی شفاعت: شفاعتِ عظمی ہے، یہ اہل موقف (میدانِ محشر میں جمع تمام انسانوں) کے لیے ہوگی کہ ان میں فیصلہ کیا جائے۔ لوگ اس شفاعت کے لیے پہلے دیگر انبیاء کرام آدم، نوح، ابراہیم، موسی اور عیسی بن مریم علیہم السلام کے پاس جائیں گے، لیکن وہ انکار کردیں گے، آخر کار یہ شفاعت آپ ﷺ تک آپہنچے گی۔

دوسری شفاعت: اہل جنت کے متعلق ہوگی کہ انہیں جنت میں داخل کیا جائے۔

مذکورہ بالا دونوں شفاعتیں محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص ہیں۔

تیسری شفاعت: مستحقین جہنم کے لیے ہوگی، آپ ﷺ ان کے حق میں شفاعت کریں گے کہ انہیں جہنم میں داخل نہ کیا جائے اور جو داخل کیے جاچکے ہوں گے ان کے متعلق جہنم سے نکالے جانے کی شفاعت کریں گے۔ اس شفاعت میں انبیاء اور صدیقین وغیرہ بھی آپ ﷺ کے شریک ہوں گے۔

مندرجہ بالا عبارت کی شرح میں شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

امور قیامت کے تذکرے میں شیخ الاسلام اہل ایمان کے انتہائی اہم امر کو بیان فرما رہے ہیں چناچہ گذشتہ عبارت میں شیخ نے بیان فرمایا تھا کہ پل صراط کو عبور کرنے اور حقوق ومظالم میں قصاص

کے اجراء کے بعد اہل ایمان کو جنت میں داخلے کی اجازت دی جائے گی یعنی جنت میں داخلہ اللہ تعالی کے اذن اور جنت کے دروازے کے کھولنے کے بعد ہو گا۔

جنت کا دروازہ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کھلوائیں گے

چنانچہ شیخ فرماتے ہیں: (جنت کا دروازہ سب سے پہلے محمد رسول اللہ ﷺ کھلوائیں گے) جیسا کہ صحیح مسلم میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آتِي بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَسْتَفْتِحُ، فَيَقُولُ الْخَازِنُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَأَقُولُ: مُحَمَّدٌ، فَيَقُولُ: بِكَ أُمِرْتُ، لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ“[1] (میں جنت کے دروازے کے پاس آؤں گا اور دروازہ کھولنے کا مطالبہ کروں گا خازنِ جنت کہے گا: آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا: میں محمد ﷺ ہوں، خازن جنت کہے گا: مجھے آپ ہی کے متعلق حکم دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے دروازہ نہ کھولوں)

اس حدیث میں آپ ﷺ کے شرف و فضل کا اظہار ہو رہا ہے۔

جنت میں سب سے پہلے امتِ محمدیہ داخل ہو گی

شیخ فرماتے ہیں: (جنت میں سب سے پہلے امت محمدیہ داخل ہو گی) اس کی دلیل صحیح مسلم کی یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ“[2] (ہم سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے)

---

1 صحیح مسلم ۱۹۸

2 صحیح مسلم ۸۵۶

نبی کریم ﷺ کی بروز قیامت تین خصوصی شفاعتیں ہوں گی

شیخ فرماتے ہیں: (رسول اللہ ﷺ کو قیامت کے دن تین شفاعتیں حاصل ہوں گی)

"الشفاعة" (شفاعت) کا لغوی معنی وسیلہ ہے، جبکہ عرف عام میں اس کا معنی ہے: کسی دوسرے کے لیے خیر کا سوال کرنا۔

لفظ "الشفاعة" الشفع (جفت) سے مشتق ہے جو کہ "الوتر" (طاق) کی ضد ہے۔ اس لحاظ سے شافع (شفاعت کرنے والے) کو شافع اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ مشفوع لہ (جس کے لیے شفاعت کی جارہی ہے) جو کہ پہلے اکیلا تھا کے سوال کے ساتھ اپنے سوال کو ملا دیتا ہے۔

شیخ اپنے اس قول میں رسول اللہ ﷺ کی ان شفاعتوں کا ذکر فرمارہے ہیں جو آپ ﷺ کو قیامت کے دن اللہ تعالی کی اجازت سے حاصل ہوں گی۔ شیخ نے اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے صرف تین شفاعتوں کا ذکر فرمایا ہے جبکہ استقصاء (تحقیق وریسرچ) سے ان کی تعداد آٹھ معلوم ہوتی ہے[3]، ان میں سے بعض تو صرف آپ ﷺ کے ساتھ خاص ہیں اور بعض ایسی ہیں جو آپ ﷺ اور دیگر انبیاء وصالحین میں مشترک ہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

رسول اللہ ﷺ کی آٹھ شفاعتیں

۱۔ پہلی شفاعت: شفاعتِ عظمی (اور یہی مقام محمود ہے) اس کی تفصیل یہ ہے کہ میدان محشر میں جب لوگوں کا قیام لمبا ہو جائے گا تو لوگ انبیاء کرام علیہم السلام کے پاس جائیں گے کہ اللہ تعالی سے سفارش کریں کہ وہ ہمارا حساب لے (تاکہ ہم میدان محشر کی تکلیف سے نجات پاسکیں) تمام انبیاء کرام علیہم السلام انکار کردیں

[3] اس میں ان قبر پرستوں کا رد ہے جو اہل توحید کو کہتے ہیں کہ تم شفاعت رسول ﷺ کے منکر ہو جیسا کہ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب نے اپنی کتاب "کشف الشبہات" میں فرمایا، حالانکہ ہم تو ایک ہی نہیں بلکہ آٹھ شفاعتوں کو تسلیم کرتے ہیں مگر ان شرعی شروط کے ساتھ جو آگے بیان ہوں گی۔ (ط ع)

گے، یہ لوگ ہمارے نبی ﷺ کے پاس آئیں گے تو آپ ﷺ اللہ تعالی کے اذن (اجازت) سے شفاعت فرمائیں گے۔

۲- دوسری شفاعت: یہ شفاعت حساب کے سلسلے کے ختم ہونے کے بعد مستحقین جنت کے متعلق ہوگی کہ انہیں جنت میں داخل کیا جائے۔

۳- تیسری شفاعت: آپ ﷺ اپنے چچا ابو طالب کے لیے تخفیف عذاب کی شفاعت فرمائیں گے، شفاعت کی یہ قسم آپ ﷺ کے ساتھ خاص ہے، کیونکہ اللہ تعالی یہ خبر دے چکا ہے کہ کافروں کو کسی کی شفاعت نفع نہیں دے گی، اور نبی کریم ﷺ بھی بتا چکے ہیں کہ ان کی شفاعت صرف اہل توحید کے لیے ہوگی۔اس لیے ابو طالب کے حق میں شفاعت آپ ﷺ کے ساتھ خاص ہے اور وہ بھی صرف ابو طالب کے لیے۔شفاعت کی یہ تینوں قسمیں ہمارے نبی محمد ﷺ کے ساتھ خاص ہیں۔

۴- چوتھی شفاعت: اہل توحید میں سے گناہ گار جو جہنم کے مستحق بن چکے ہوں گے ان کے حق میں آپ ﷺ کی شفاعت کہ انہیں جہنم میں داخل نہ کیا جائے۔

۵- پانچویں شفاعت: اہل توحید میں سے گناہ گار جو جہنم میں داخل ہو چکے ہوں گے ان کے حق میں آپ ﷺ کی شفاعت کہ انہیں جہنم سے نکالا جائے۔

۶- چھٹی شفاعت: بعض اہل جنت کے رفع درجات (درجات کی بلندی) کے لیے آپ ﷺ کی شفاعت۔

۷- ساتویں شفاعت: جن لوگوں کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں گی ان کے حق میں آپ ﷺ کی شفاعت کہ انہیں جنت میں داخل کیا جائے۔ایک قول کے مطابق یہ لوگ اہل اعراف ہیں(جن کا ذکر سورۂ اعراف میں ہے کہ وہ جنت و جہنم کے درمیان میں ہوں گے)۔

۸- آٹھویں شفاعت: بعض مومنین کے متعلق آپ ﷺ کی شفاعت کے انہیں بلا حساب و عذاب جنت میں داخل کیا جائے جیسا کہ سیدنا عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کے لیے آپ ﷺ نے دعاء فرمائی کہ یہ ان

ستر ہزار افراد میں سے ہو جائے جو بلا حساب وعذاب جنت میں داخل ہوں گے (جو اللہ تعالی پر توکل کرتے ہیں بد شگونی یا کسی کو اپنے اوپر دم کرنے کو نہیں کہتے)۔

شفاعت کی ان پانچویں قسموں میں دیگر انبیاء، فرشتے، صدیقین اور شہداء بھی آپ ﷺ کے شریک ہیں۔ کیونکہ شرعی دلائل سے یہ شفاعتیں ثابت ہیں، اس لیے اہل سنت والجماعت شفاعت کی ان تمام اقسام کو مانتے ہیں، البتہ شفاعت کے لیے دو شرطیں لازمی ہیں:

شفاعت کی دو شرائط

پہلی شرط: شافع (شفاعت کرنے والے) کے لیے اللہ تعالی کی طرف سے شفاعت کرنے کی اجازت، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ﴾ (البقرة: ۲۵۵)

(کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے)

نیز فرمایا:

﴿مَا مِنْ شَفِيعٍ إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِهِ﴾ (یونس: ۳)

(اس کی اجازت کے بغیر کوئی اس کے پاس سفارش کرنے والا نہیں)

دوسری شرط: مشفوع لہ (جس کے حق میں شفاعت ہو رہی ہے) کے لیے اللہ تعالی کی رضامندی اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى﴾ (الانبیاء: ۲۸)

(وہ (انبیاء) کسی کی بھی سفارش نہیں کرتے بجز ان کے جن سے اللہ تعالی خوش ہو)

مذکورہ بالا دونوں شرطوں کو اللہ تعالی نے اس قول میں جمع فرمادیا ہے کہ:

﴿وَكَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِنْ بَعْدِ أَنْ يَأْذَنَ اللهُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَرْضَى﴾
(النجم: ٢٦)

(اور بہت سے فرشتے آسمانوں میں ہیں جن کی سفارش کچھ بھی نفع نہیں دے سکتی مگر یہ اور بات ہے کہ اللہ تعالی اپنی خوشی اور اپنی چاہت سے جس کے لیے چاہے اجازت دے دے)

شفاعت کے منکرین کا استدلال اور اس کا رد

معتزلہ مومنوں میں سے مرتکب کبیرہ (گناہ) جو مستحق جہنم ہو چکے ہوں کے متعلق شفاعت یعنی انہیں جہنم میں داخل نہ کیا جائے اور جو جہنم میں داخل ہو چکے ہوں گے ان کے جہنم سے نکالے جانے کے متعلق شفاعت کے بارے میں اہل سنت والجماعت کی مخالفت کرتے ہیں (یعنی شفاعت کی چوتھی اور پانچویں قسم کو نہیں مانتے)۔

ان کی حجت اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

﴿فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ﴾ (المدثر: ٤٨)

(انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش نفع نہیں دے گی)

ان کی اس حجت کا جواب یہ ہے کہ یہ آیت کفار کے متعلق وارد ہوئی ہے، چنانچہ انہیں کسی کی شفاعت نفع نہیں دے گی، البتہ مومنوں کو شفاعت مذکورہ بالا شروط کے مطابق نفع دے گی۔

مسئلہ شفاعت کے بارے میں لوگوں کی تین اقسام

مسئلہ شفاعت میں لوگ تین اصناف میں منقسم ہیں:

صنف اول: نصاری، مشرکین، غالی قسم کے صوفی اور قبر پرست۔ یہ لوگ اثبات شفاعت میں غلو کا شکار ہیں اس طرح کہ یہ لوگ اپنے بزرگوں کی عنداللہ شفاعت کو دنیاوی بادشاہوں سے کی جانے والی شفاعت کی طرح سمجھتے ہیں چناچہ یہ لوگ غیر اللہ سے شفاعت کے طالب ہوتے ہیں، جس طرح کہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں مشرکین کے متعلق اس بات کی خبر دی ہے[4]۔

صنف ثانی: معتزلہ وخوارج۔ یہ لوگ نفی شفاعت میں غلو کا شکار ہیں، چناچہ یہ لوگ اہل الکبائر (کبیرہ گناہوں کے مرتکبین) کے حق میں نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاء وصالحین وغیرہ کی شفاعت کا انکار کرتے ہیں۔

صنف ثالث: اہل سنت والجماعت۔ یہ لوگ کتاب وسنت سے ثابت تمام شفاعتوں کو کتاب وسنت کی روشنی میں اور کتاب وسنت سے ہی ثابت شدہ شروط کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔

(شرح عقیدہ واسطیہ اردو ترجمہ بعنوان عقیدۂ فرقۂ ناجیہ ص ۲۵۴-۲۵۹)

[4] جیسا کہ فرمایا: ﴿وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ﴾ (یونس: ۱۸) (اور یہ مشرکین اللہ تعالی کے سوا ایسوں کی عبادت کرتے ہیں کہ جو نہ انہیں نقصان پہنچا سکیں اور نہ نفع مگر کہتے یہ ہیں کہ یہ ہمارے اللہ تعالی کے پاس سفارشی ہیں) (ط ع)